سورۃ الاعلیٰ

Chapter 87 — Limitlessly highest (Allah)

آیات 19

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ﴿۱﴾

1-(اے رسولؐ) تم اپنے نشو و نما دینے والے کی بلند و بالا صفات پر مبنی (نظامِ زندگی کو عملی شکل دینے کے لئے) سرگرمِ عمل رہو۔

الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾

2-(یہ نشو و نما دینے والا وہ ہے) جس نے (انسان) کو تخلیق کیا اور پھر اسے ٹھیک ٹھیک توازن عطا کر دیا۔

وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَہَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾

3-اور (یہ نشو و نما دینے والا وہ ہے) جس نے انسانیت کے پیمانے مقرر کر دیئے اور پھر (اُنہیں نافذ کرنے کے لئے) ایسی روشن راہ دکھا دی جو اطمینان بھری منزل تک لے جاتی ہے۔

وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾

4-اور (یہ نشو و نما دینے والا وہ ہے) جس نے (زمین سے) چارہ نکالا (یعنی بیج زمین کے اندر خاص مراحل سے گزرتا ہُوا کونپل کی شکل میں باہر نکلتا ہے۔ اور بیج کو کونپل کی شکل میں لانا انسان کے بس کی بات نہیں یہ اسی نشو و نما کے قوانین کے مطابق ہوتا ہے)۔

فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾

5-پھر اسے سیاہی مائل خشک کر کے خس و خاشاک کر دیا (یعنی یہی چارہ جب زندگی بخش عناصر سے اپنا رشتہ منقطع کر لیتا ہے یا اُس پیمانے کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا تو وہ خشک ہو کر خس و خاشاک میں تبدیل ہو جاتا ہے یعنی زندگی، نمو اور موت جیسے عناصر ہر شے کے اندر رکھ دیے گئے ہیں)۔

سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾

6-(چنانچہ قرآن کا یہ حسین کلام جو حقائق سے معمور اور صداقتوں سے لبریز ہے) اسے ہم آپ کو خود ایسے پڑھائیں گے

کہ پھر آپ کبھی نہیں بھولیں گے (75/16-19، 20/114)۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾

7-البتہ اللہ جو مناسب سمجھے گا یہ اسی کے مطابق ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک حقیت ہے کہ جو کچھ ظاہر ہے اور جو کچھ بھی پوشیدہ ہے، سب اس کے علم میں ہے۔ (اس لئے وہ جانتا ہے کہ کب، کیا، کتنا اور کس طرح پڑھا دینا اور یاد کرا دینا ہے)۔

وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ۚ﴿ۖ۸﴾

8-اور (اس سلسلے میں) ہم تمہیں سہولت اور آسانی فراہم کریں گے۔

فَذَکِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّکۡرٰی ؕ﴿۹﴾

9-لہٰذا (تم لوگوں کو قرآن کے احکام اور صداقتوں کی) آگاہی دیتے جاؤ مگر یہ ضروری ہے کہ یہ آگاہی ظاہری و باطنی خوشگواری کا موجب بنے (یعنی ایسے انداز سے آگاہی فراہم کرو کہ انسان اس سے خوف زدہ نہ ہو بلکہ پوری محبت سے اسے اختیار کرے اور اسے یقین ہو کہ اسے اختیار کر لینے سے اس کی زندگی ظاہری اور باطنی طور پر پہلے سے زیادہ حسین، پرمسرت اور پراطمینان ہو جائے گی)۔

(نــــوٹ: نفعت کا مادہ (ن۔ف۔ع) ہے۔ اسی سے لفظ نفع نکلا ہے۔ جو ضرر کی ضد ہے، جیسا کہ یہ آیت 2/102 میں ہے اور 2/219 میں یہ اثم یعنی گناہ و برائی کے مقابل آیا ہے۔ لہٰذا، منافع کا مطلب ایسا فائدہ یعنی ایسی خوشگواری جو خارجی اور داخلی دونوں حالتوں کے لئے ہو۔ چنانچہ اس آیت میں اسی کے مطابق مطلب اختیار کیا گیا ہے)۔

سَیَذَّکَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ﴿ۙ۱۰﴾

10-البتہ یہ آگاہی وہی قبول کرے گا جو اللہ سے ڈرتا ہو (یعنی اسے مکمل یقین ہو کہ اللہ کی باتوں پر چلنے کے نتائج حسین نکلیں گے لیکن ان کے خلاف چلنے کے نتائج خوفناک نکلیں گے)۔

وَ یَتَجَنَّبُہَا الۡاَشۡقَی ﴿ۙ۱۱﴾

11-اور اس سے پہلو تہی وہ کرے گا جو زندگی کی خوشگواریوں سے محروم ہو کر مشقتوں میں پڑ جانے والا ہوگا (شقی)۔

الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ﴿ۚ۱۲﴾

12-(نتیجہ یہ ہوگا کہ انجامِ کار آخرت کے دن) اسے سب سے بڑی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَ لَا یَحۡیٰی ﴿ؕ۱۳﴾

13-(اور وہ حالت ایسی ہوگی جس میں ایسے انسان کو) پھر نہ موت آئے گی اور نہ وہ جی سکے گا۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۴﴾

14- لہٰذا، تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ جو بھی اپنی شخصیت کی نشوونما کرے گا وہی کامیاب و کامران ہوگا۔

وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾

15- اور (اپنی شخصیت کی نشوونما وہ کر سکتا ہے جو) اپنے رب یعنی اپنے نشوونما دینے والے کی صفات کی آگاہی حاصل کرے اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہے۔

(نوٹ: اس آیت 87/15 کا مندرجہ بالا ترجمہ لفظ فصلّٰی کا مادہ صلوٰۃ کے لحاظ سے (ص۔ل۔و) کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اگر اس کا مادہ (ص۔ل۔ی) لیا جائے تو اس آیت کا ترجمہ یوں ہوگا ''اور (اپنی ذات کی نشوونما وہ کر سکتا ہے جو) اپنے رب یعنی اپنے نشوونما دینے والے کی صفات کی آگاہی حاصل کرے اور پھر ان کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے آگ کی تپش پیدا کرے یا آگ میں جلنے کی تکالیف برداشت کرنے کی ہمت و حوصلہ پیدا کرے یعنی اس کے لئے بے انتہا محبت و شوق و عمل پیدا کرے۔'' کیونکہ ص ل ی کے مادہ کے لحاظ سے الصّلی کے بنیادی مطالب ہیں آگ جلانا۔ آگ کی تکالیف برداشت کرنا۔ اسی سے لفظ صِلِیًّا ہے جو آیت 19/70 میں استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے آگ کی تکلیف برداشت کرنا۔ البتہ بعض مفسرین اس آیت کا مطلب یوں کرتے ہیں ''اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہے اور نماز پڑھتا رہے'' بہرحال، اگر غور کیا جائے تو بات ایک ہی ہے کہ آیت 87/14 کے مطابق جو اپنی شخصیت کی نشوونما کرنا چاہتا ہے وہ جتنا زیادہ اپنے رب کے احکام پر عمل کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ اپنی ذات کی نشوونما کر لے گا)۔

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۱۶﴾

16- لیکن (تمہاری حالت یہ ہے کہ نازل کردہ حقائق سے فائدہ اٹھا کر اپنی ذات کی نشوونما کرنے کی بجائے) تم دنیا کی زندگی کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دیتے ہو (اور یہ سوچتے ہی نہیں ہو کہ دنیا کی زندگی کے فائدے عارضی ہیں اور ذات کی نشوونما دائمی ہے جو آخرت میں بھی کام دے گی)۔

وَالۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿۱۷﴾

17- حالانکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۸﴾

18- یہ وہ حقیقت ہے جسے (قرآن میں پہلی بار بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ) سابقہ صحیفوں میں (بھی یہی پیغام دیا گیا تھا)۔

ع 1 19 12

صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۱۹﴾

19- (مثلاً) ابراہیم اور موسیٰ کو جو صحیفے دیے گئے (ان میں یہی پیغام تھا کیونکہ دین کی اصل بنیاد شروع سے ایک ہی چلی آ رہی ہے)۔